38068 ـ فجر سے قبل كھانا بند كرنا بدعت ہے اس پر اعتراض صحيح نہيں

سوال

سوال نمبر (12602) كےجواب ميں آپ نےكہا ہے كہ فجر سے پانچ منٹ قبل كھانا پينا بند كردينا بدعت شمار ہوتا ہے، ميں نے بخاري شريف ميں ايك حديث ديكھي ہے جسے انس نے بيان كيا ہے كہ زيد بن ثابت رضي اللہ تعالي عنہ كہتے ہيں ہم نے رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كےساتھ سحري كھائي پھر وہ نماز كےليے كھڑے ہوگئے، ميں نےسوال كيا كہ سحري اور اذان كے درميان كتنا وقت تھا تو انہوں نےفرمايا پچاس آيات تلاوت كرنے كےليے كافي تھا . پچاس آيات پڑھنے ميں پانچ سے دس منٹ صرف ہوتے ہيں اور بعض اوقات اس سے بھي زيادہ، تو پھر فجر سے پانچ منٹ قبل كھانا پينا بند كرنا بدعت كيسے ہوگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

امام بخاري رحمہ اللہ تعالي عنہ انس عن زيد بن ثابت رضي اللہ تعالي عنہ سے بيان كرتے ہيں كہ ہم نے رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كےساتھ سحري كي پھر نبي صلي اللہ عليہ وسلم نماز كےليے كھڑے ہوئے، ميں نےكہا اذان اور سحري كےمابين كتنا وقت تھا، انہوں نےكہا پچاس آيات كا . صحيح بخاري حديث نمبر (1921)

تويہ حديث اس كي دليل ہے كہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كي سحري كا وقت اذان سے اتني دير قبل تھا، اس ميں يہ نہيں كہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے روزہ شروع كيا اور فجر سے اتني دير قبل كھانا پينا بند كرديا.

سحري كےوقت اور كھانا پينا بند كرنے كےوقت ميں فرق ہے اورالحمدللہ يہ واضح ہے، جيسے آپ كہيں كہ: ميں نے فجر سے قبل دو بجے سحري كي، تو اس كا معني يہ نہيں كہ آپ نےاس وقت روزہ شروع كيا ہےبلكہ يہ توصرق سحري كھانے كےوقت كي خبر ہے .

اور زيد بن ثابت رضي اللہ تعالي عنہ كي حديث سے يہ فائدہ حاصل ہوتا ہے كہ سحري دير سے كھاني مستحب ہے اور اس سے يہ نہيں نكلتا ہے كہ فجر سے كچھ مدت قبل كھانا پينا بند كرنا مستحب ہے .

اللہ تعالي نے توروزے ركھنےوالے كےليے كھانا پينا مباح قرار ديا ہے جب تك اسے طلوع فجر كا يقين نہ ہوجائے .

فرمان باري تعالي ہے:

تم كھاتےپیتے رہویہاں تك كہ صبح كا سفید دھاگہ سیاہ دھاگےسے ظاہر ہوجائے پھر رات تك روزے كو پورا كرو

البقرة (187)

ابوبكر الجصاص رحمہ اللہ نے احكام القرآن میں كہا ہے:

تواللہ تعالي نے روزوں میں رات كےشروع سے لیكر طلوع فجر تك جماع، كھانا پینا مباح قرار دیا ہے پھر رات تك روزہ پورا كرنے كاحكم دیا. اھ

دیكھیں احكام القرآن للجصاص (1 / 265)

امام بخاري اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالي نے عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا سے بیان كیا ہے كہ بلال رضي اللہ تعالي عنہ رات كےوقت اذان دیتے تھے تو رسول كریم صلي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ابن ام مكتوم كےاذان دینے تك كھاؤ پیئو كیونكہ وہ طلوع فجر سے قبل اذان نہیں كہتا) صحیح بخاري حدیث نمبر (1919) صحیح مسلم حدیث نمبر (1092)

امام نووي رحمہ اللہ تعالي كہتےہیں :

ہمارے اصحاب وغیرہ علماء كرام اس پر متفق ہیں كہ سحري كرنا سنت ہے اورسحري میں دیر كرنا افضل ہے اس كي دلیل صحیح احادیث میں ملتي ہیں اور اس لیے كہ ان دونوں میں (یعني سحري كھانا اور سحري دیر سے كرنا) روزے كےلیے ممدو معاون ہے، اور اس لیے بھي كہ اس میں كفار كي مخالفت ہے .. اور روزے كا محل دن ہے اس لیے افطاري میں دیر اور رات كےآخر میں سحري كرنے سے ركنے كا كوئي معني نہیں بنتا . اھ

دیكھیں: المجموع (6 / 406)

مستقل فتوي كمیٹي سے مندرجہ ذیل سوال كیا گیا :

میں بعض تفسیر میں یہ پڑھا ہے كہ روزے دار كواذان فجر سے تقریبا بیس منٹ قبل كھانا پینا بند كردینا چاہیے اسے احتیاطي امساك كانام دیا جاتا ہے، تورمضان المبارك میں امساك اور اذان كےمابین وقت كي مقدار كیا ہے ؟

اور مؤذن جب الصلاۃ خیرمن النوم كہہ رہا ہو اس وقت كھانےپینے والے كا حكم كیا ہوگا كیا ایسا كرنا صحیح ہے؟

كمیٹي كا جواب تھا:

روزہ دار كےلیے امساك اور افطاري كي دلیل اللہ سبحانہ وتعالي كا فرمان ہے:

تم كھاتےپيتے رھويہاں تك كہ صبح كا سفيد دھاگہ سياہ دھاگےسے ظاہر ہوجائے پھر رات تك روزے كو پورا كرو
البقرۃ (187)

لھذا طلوع فجر تك كھانا پينا مباح ہے اور اللہ تعالي نے كھانے پينے كے ليے حد مقرر كي ہے يہي وہ سفيد دھاگہ ہے لھذا جب فجر ثاني ظاہر ہوجائے تو كھانا پينا اور روزہ توڑنے والي دوسري اشياء حرام ہوجاتي ہيں، جواذان سنتے ہوئے پاني پي لے اگر تو يہ اذان طلوع فجرثاني كےبعد ہورہي ہے تواس كےذمہ قضاء ہوگي اور اگر اذان طلوع فجر سے قبل ہے تواس كےذمہ قضاء نہيں. اھ

ديكھيں: فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (10 / 284)

شيخ ابن بار رحمہ اللہ تعالي سے فجر سے پندرہ منٹ قبل كھانا پينا بند كرنے كا وقت مقرر كرنے كےبارہ ميں پوچھا گيا توان كا جواب تھا:

ميرے علم ميں تواس كي كوئي دليل نہيں، بلكہ كتاب وسنت تواس پر دلالت كرتےہيں كہ طلوع فجر كےوقت امساك يعني كھانا پينا بند ہوگا كيونكہ اللہ تعالي كا فرمان ہے:

تم كھاتےپيتے رھويہاں تك كہ صبح كا سفيد دھاگہ سياہ دھاگےسے ظاہر ہوجائے پھر رات تك روزے كو پورا كرو
البقرۃ (187)

اور نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا بھي فرمان ہےكہ:

(فجردو قسم كي ہے: وہ فجر جس ميں كھانا پينا حرام اور نماز ادا كرني حلال ہوجاتي ہے، اور وہ فجر جس ميں نماز (يعني فجر كي نماز) حرام ہوتي ہے اور اس ميں كھانا حلال ہے) .

اسے ابن خزيمہ اور امام حاكم نےروايت كيا اور دونوں نےاسے صحيح قرار ديا ہے جيسا كہ بلوغ المرام ميں موجود ہے.

اور نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا يہ بھي فرمان ہے:

بلاشبہ بلال رضي اللہ تعالي عنہ رات كےوقت اذان ديتے ہيں لھذا تم كھاتے پيتےرہو حتي كہ ابن ام مكتوم رضي اللہ تعالي عنہ اذان ديں .

راوي كہتےہيں: ابن ام مكتوم رضي اللہ تعالي عنہ نابيناآدمي تھے وہ اس وقت تك اذان نہيں ديتےتھے جب تك انہيں يہ نہ كہا جاتا كہ تم نےصبح كردي تم نےصبح كردي . متفق عليہ .

ديكهيں: مجموع فتاوي ابن باز (15 / 281)

والله اعلم .